# شبِ معراج نعلین عرش پر؟

TEHQEEQI PAMPHLET NO. 6

عبد مصطفیٰ
AM ABDE MUSTAFA

# ABOUT US

Abde Mustafa Official, a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at
Our motto : Serving Quraano Sunnat, preaching Ilme Deen and to reform people.

This team came into existence in the year 2012 and in very few years this team did a lot of acts.
There is also a special place of Abde Mustafa Official on social media networking sites.

Lots of people from all over the world are connected to us via Facebook, WhatsApp, Instagram, Telegram, YouTube and Blogger.

Abde Mustafa Official

ABDE MUSTAFA

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

abdemustafaofficial.blogspot.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# شب معراج نعلین عرش پر

معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب شب معراج حضور اکرم ﷺ عرش پر پہنچے تو آپ علیہ السلام نے اپنے نعلین اتارنے چاہے کہ آواز آئی:

اے حبیب! نعلین کے ساتھ تشریف لائیں تاکہ عرش کو زینت وعزت حاصل ہو سکے۔

پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو وادی ایمن میں نعلین اتارنے کا حکم ہوا تھا جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع نعلین بلایا گیا۔

یہ روایت صوفیاے کرام کے نزدیک ثابت ہے لیکن محققین کے نزدیک اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

ہم یہاں دونوں طرف کی آرا کو نقل کریں گے تاکہ قارئین کو حقیقت معلوم ہو سکے۔

مذکورہ واقعے کے متعلق امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے

(احکام شریعت، حصہ دوم، ص160)

ملفوظات اعلی حضرت میں بھی ہے کہ یہ روایت محض باطل وموضوع ہے۔

(ملفوظات اعلی حضرت، ص293)

جناب مولانا محمد عاصم رضا قادری اس واقعے کے متعلق لکھتے ہیں:

تتبع وتلاش کے باوجود فقیر کی نظر سے کوئی حدیث صحیح یا ضعیف نہیں گزری جس میں اس کا ثبوت ہو البتہ "معارج النبوۃ" کے صفحہ نمبر 114 پر ہے:

انگاہ جبریل ردای از نور در بر آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افگند و نعلینی از زمرد پائے اودر آورد (معراج النبوۃ)

یعنی جبریل علیہ السلام نے وقت معراج نور کی چادر نبی علیہ السلام کو اڑھادی اور آپ کے پائے اقدس میں زمرد پتھر سے بنے ہوئے نعلین شریف پہنا دیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج شریف کے لیے جو نعلین پاک پہن کر تشریف لے گئے وہ عام نعلین پاک نہ تھا بلکہ منجانب اللہ خاص اس رات کو آپ کے لیے بھیجا گیا تھا مگر اس میں بھی واضح طور نعلین شریف پہن کر عرش پر جانا ثابت نہیں لہذا اس کے متعلق سکوت بہتر ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

(فتاوی بریلی شریف، ص352)

اس جواب کی تصدیق کرنے کے بعد قاضی محمد عبدالرحیم بستوی لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے احکام شریعت جلد دوم میں نعلین والی روایت کے متعلق فرمایا کہ یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے اور الملفوظ حصہ دوم میں بھی نعلین والی روایت کو باطل و موضوع بتایا ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ مذکورہ روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

نعلین مقدس پہنے ہوئے عرش پر جانا جھوٹ اور موضوع ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا قدس سرہ نے عرفان شریعت حصہ دوم میں تحریر فرمایا ہے۔

(فتاوی شارح بخاری، ج1،ص306)

علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ سے ایک اور سوال کیا گیا کہ:

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ آپ نے اسے موضوع لکھا ہے حالانکہ علامہ ارشد القادری و دیگر کئی علما نے اسے تقریر میں بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کتب میں بھی موجود ہے۔

آپ نے جواب میں فرمایا کہ:

اس روایت کے جھوٹ اور موضوع ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ کسی حدیث کی معتبر کتاب میں یہ روایت مذکور نہیں۔ جو صاحب یہ بیان کرتے ہیں کہ نعلین پاک پہنے عرش پر گئے ان سے پوچھیے کہ کہاں لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اور) علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی نے یہ کبھی نہیں بیان کیا ہوگا۔

(ایضاً، ص307)

اسی روایت کے متعلق علامہ مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی لکھتے ہیں:

بعض صوفیائے کرام کے نزدیک یہ روایت ثابت اور درست ہے۔ چناں چہ قرآن کریم کی آیت "**اني انا ربك فاخلع نعليك**" کے تحت تفسیر کرتے ہوئے علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نے روح البیان، جلد 7 میں باضابطہ اس روایت کو تحریر فرمایا ہے لیکن علمائے محققین اور محدثین نے اس روایت کو بالکل بے اصل اور باطل قرار دیا ہے۔ چناں چہ علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قد سئل القزويني عن وطئه صلى الله عليه وآله وسلم العرش بنعله وقول الرب تقدس: لقد شرفت العرش بذلك يا محمد، هل له أصل أم لا؟ فاجاب بما نصه: اما حديث وطئ النبي صلى الله عليه وسلم العرش بنعله فليس بصحيح ولا ثابت (إلى قوله) وكتب بعض المحدثين بعد كلام القزويني المذكور ما ذكره القزويني هو الصواب وقد وردت قصة الاسراء والمعراج عن نحو اربعين صحابيا ليس في حديث احد منهم انه عليه الصلوة والسلام كان في رجليه تلك الليلة نعل (جواهر البحار، ج3،ص499، 500)

یعنی امام قزوینی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرش پر نعلین لے کر تشریف لے جانے اور اللہ تبارک وتعالی کے اس فرمان

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ان (نعلین) کے ذریعے عرش کو شرف بخشا ہے

کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ:

جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عرش پر نعلین لے کر تشریف لے جانے کا تعلق ہے تو یہ غلط اور غیر ثابت ہے۔ بعض محدثین نے امام قزوینی کے اس جواب کے بارے میں لکھا کہ یہی درست ہے۔ اور (یہ بات بھی قابل غور ہے کہ) معراج شریف کا واقعہ تقریبا چالیس صحابۂ کرام سے مروی ہے لیکن ان میں سے کسی کی بھی روایت میں یہ وارد نہیں کہ اس رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں میں نعلین تھے۔

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ تحریر کردہ روایت کی کوئی اصل نہیں۔

اعلی حضرت، امام اہل سنت، مولانا شاہ احمد رضا خان نور اللہ مرقدہ نے بھی احکام شریعت، ص 166 میں اس روایت کو موضوع اور غلط قرار دیا ہے۔ بہار شریعت میں صدر الشریعہ، علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

یہ مشہور ہے کہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم نعلین مبارک پہنے ہوئے عرش پر گئے اور واعظین اس کے متعلق ایک روایت بھی بیان کرتے ہیں، اس کا ثبوت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ برہنہ پا تھے لہذا اس کے متعلق سکوت کرنا مناسب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 16، ص 165) واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

(انوار الفتاوی، ص 190، 191)

حضرت علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمہ نعلین کا نقشہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ وہی نعلین شریفین ہیں کہ شب معراج جب جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم عرش پر تشریف لے گئے تو بقول صوفیائے کرام باری تعالی کا ارشاد ہوا کہ نعلین سمیت عرش کو شرف بخشیے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

لدی الطور موسی نودی اخلع واحمد

علی العرش لم یوذن بخلع نعالہ

یعنی طور کے پاس حضرت موسی کو آواز آئی کہ پاپوش اتار لیجیے اور حضرت احمد کو عرش پر پاپوش اتارنے کی اجازت نہ ملی۔

(سیرت رسول عربی، ص 283)

صدر الشریعہ، علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

یہ مشہور ہے کہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعلین مبارک پہنے ہوئے عرش پر گئے اور واعظین اس کے متعلق ایک روایت بھی بیان کرتے ہیں، اس کا ثبوت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ برہنہ پا تھے لہذا اس کے متعلق سکوت کرنا مناسب ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 16، مجالس خیر، ایصال ثواب کا بیان، ص645)

علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمہ اللہ نے اس حوالے سے ایک مستقل رسالہ بنام نعلین عرش پر تحریر فرمایا ہے۔ اس رسالے کا نصف سے زیادہ حصہ نعلین کی فضیلت اور معراج کے احوال پر مشتمل ہے۔ اس میں اس روایت کو ثابت کرنے کے لیے تفسیر روح البیان اور جواہر البحار کی عبارات کو نقل کیا گیا ہے اور ہم بھی جواہر البحار کی ایک عبارت نقل کر چکے ہیں جس سے اس واقعے کی نفی ہوتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ مذکورہ واقعہ محققین کے نزدیک موضوع ہے اور اس کا بیان کرنا درست نہیں ہے جب کہ بعض صوفیاے کرام نے اسے نقل کیا ہے۔ تفسیر روح البیان اور دیگر کتب تفاسیر کا حال اہل علم پر عیاں ہے۔ ان کتابوں میں عجیب و غریب بلکہ ایسی روایات بھی موجود ہیں جو عقائد اہل سنت کے متصادم ہیں لہذا محض ان کتب میں کسی روایت کا ہونا اس کے صحیح ہونے کے لیے کافی نہیں ہے جب تک کہ وہ کسی معتبر کتاب میں نہ پائی جائے یا جب تک اس کی تائید میں اقوال نہ مل جائیں۔

مزید یہ کہ صوفیا کی کتب میں بھی حدیث کے نام پر ایسی کئی روایات دیکھنے کو ملتی ہیں جو محدثین و محققین کے نزدیک حدیث کہلانے کے بھی قابل نہیں ہوتیں۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ علماے محققین کا موقف ہی یہاں درست ہے کہ ایسی کوئی روایت نہیں ہے اور ہم علامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ کی اس عبارت پر گفتگو کو ختم کرتے ہیں کہ:

اس کا ثبوت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ برہنہ پا تھے لہذا اس کے متعلق سکوت کرنا مناسب ہے۔

**عبد مصطفی**

AM ABDE MUSTAFA

# OUR OTHER PAMPHLETS

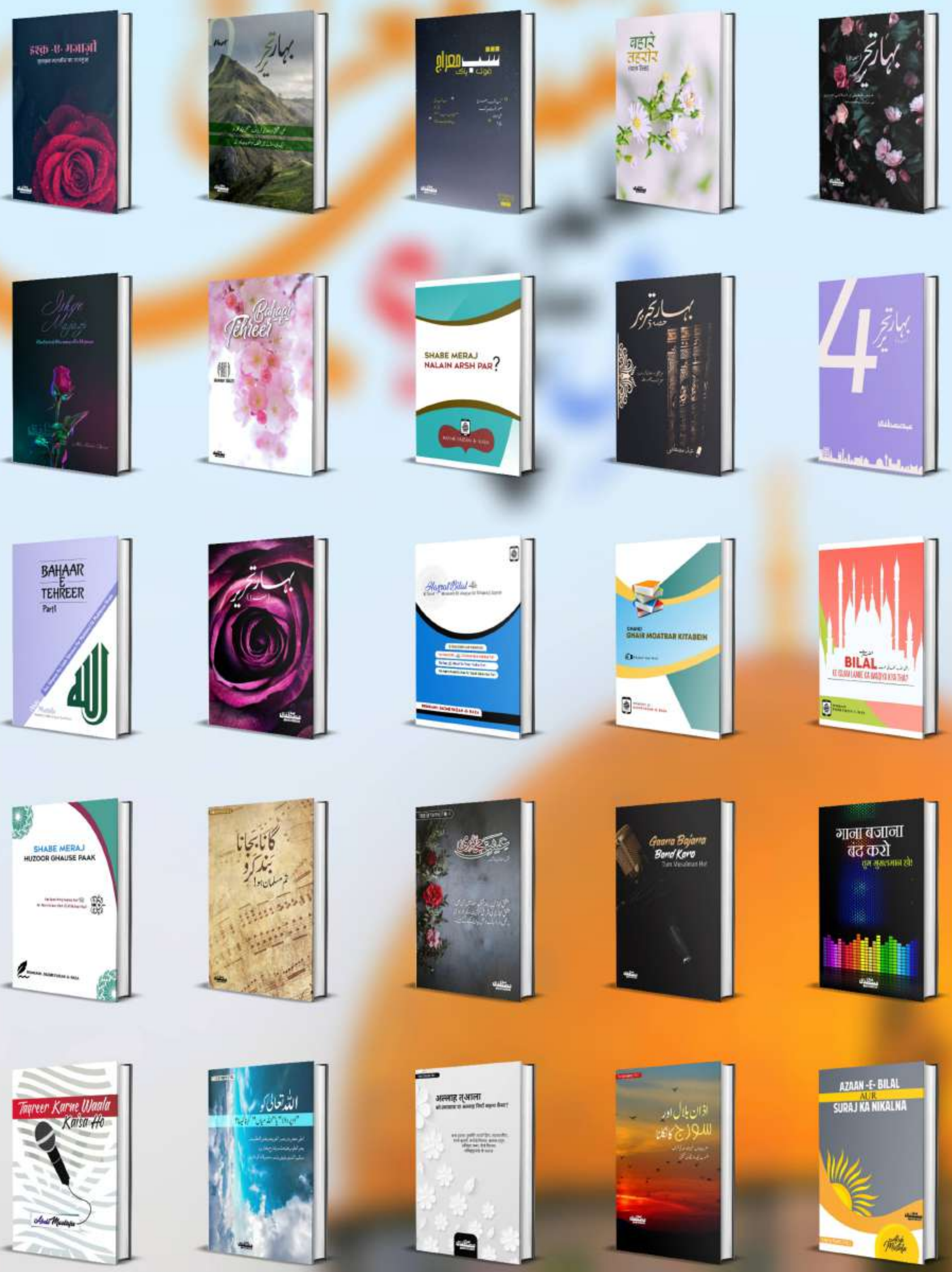


ABDE MUSTAFA